مولانا محمد سیف اللہ ٹنڈو آدم

آہ! مولانا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۹ء کو ماموں کانجن کے نزدیک بستی اوڈھاں والا میں مولانا محمد یوسف کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں ہی حاصل کی۔ پھر مدرسہ اوڈھاں والا میں داخل ہو گئے۔ جو صوفی محمد عبداللہ امیر المجاہدین کی زیر نگرانی چلتا تھا اور پھر جب یہ مدرسہ ماموں کانجن شفٹ ہو گیا۔ تو آپ بھی ماموں کانجن آ گئے۔

صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت قریب رہے۔ آپ کے والد مولانا محمد یوسف جامعہ تعلیم الاسلام مدرسہ کے خزانچی تھے۔ وہ بھی حضرت صوفی صاحب کے معتقد تھے۔ مولانا محمد داؤد بہت اچھے اخلاق والے ملنسار تھے۔ ماموں کانجن میں کچھ سال پڑھا' پھر جامعہ سلفیہ فیصل آباد آ گئے اور وہیں سے سندِ فراغت حاصل کی۔ تعلیم کے بعد دین حنیف کی تبلیغ کے لیے کوششیں کیں۔ خطابت کا آغاز کیا اور پانچ سال تک کروڑ پکا میں مدرسہ کھٹیکاں والا کے ناظم رہے اور کچھ عرصہ کے لیے مولانا علی محمد سعیدی کے مدرسہ میں بھی پڑھایا۔ یہاں سے پھر سندھ میں نوابشاہ اسٹیشن والی مسجد میں خطیب رہے۔ آٹھ سال تک یہاں پر کام کیا اور اکثر دعا کرتے تھے کہ اللہ مجھے اپنا کاروبار دے۔ میں تیرے دین کا کام مفت کروں گا۔ ایسا ہی ہوا۔ ٹنڈو آدم مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔

خیر محمد گوٹھ میں اُن دنوں ایک ہی مسجد تھی بالکل کچی حالت تھی۔ آہستہ آہستہ دعوت و تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ اپنی جیب سے لاؤڈ سپیکر لائے اور توحید کی دعوت کو عام کیا۔ مسجد کے پڑوس میں اکثر مشرک لوگ رہتے تھے جو لعل شہباز قلندر اور سیہون کے دربار پر جایا کرتے تھے۔ مولانا کی مسلسل تبلیغ سے الحمد للہ آج وہ اہلحدیث ہو گئے ہیں۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ مسجد کی تعمیر نو کر کے شاندار اور پختہ بنا دیا گیا۔ اہلحدیث

کی گاؤں میں ایک ہی مرکزی مسجد بن گئی۔آج الحمدللہ مرکزی مسجد الفردوس گاؤں کی جامع مسجد ہے۔

مولانا داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی محنت کی۔ٹنڈو آدم میں کوئی اہل حدیث نہیں تھا۔انہوں نے دن رات کام کیا' آس پاس کے گاؤں گوٹھوں میں سائیکل پر جا کر تبلیغ کی اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں آج اللہ کے فضل وکرم سے ٹنڈو آدم کے گردونواح میں سات مساجد اہل حدیث کی ہیں۔اپنے گاؤں کی مسجد میں بیشمار نوجوانوں کو ترجمہ قرآن پڑھایا۔کافی ان کے شاگرد ہیں۔اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ دینی تعلیم دلوائی اور گاؤں کی بچیوں کو مدرسہ عائشہ صدیقہ کراچی میں داخل کروایا۔آج گوٹھ میں کافی بچیاں مدرسہ عائشہ صدیقہ کی فارغ التحصیل ہیں۔سندھ میں بدین' گولارچی' کُنری' جیمس آباد' میرپورخاص تبلیغ کے لیے جایا کرتے تھے۔

مولانا محمد داؤد کے استاد حافظ محمد گوندلوی' پیر یعقوب جہلمی' مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کلاس فیلوز میں مولانا عبدالرشید ماڑی اٹاروی' مولانا بشیر احمد حسین' الشیخ ظفر اللہ (سابق مدیر جامع ابوبکر) تھے۔مولانا محمد داؤد مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے شوریٰ کے ممبر بھی تھے۔علامہ پروفیسر ساجد میر کی امارت پر مکمل اعتماد تھا۔آل پاکستان کانفرنسوں میں دوست اور جماعتی احباب کو لے کر جایا کرتے تھے۔آپ کو سندھ کا نائب امیر بھی بنایا گیا تھا۔سندھ ٹنڈو آدم میں آپ کا شمار نامور علماء میں ہوتا تھا۔جو بھی اختلافی مسئلہ پیش آتا آپ ہی اس کو کتاب وسنت کی روشنی میں حل کرتے۔خیر محمد گوٹھ میں عرصہ چالیس سال تک خطاب وامامت لوجہ اللہ کی اور اپنا ذاتی کاروبار کپڑے کی دُکان بھی چلاتے رہے۔اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔آمین۔

۷ افروری ۲۰۰۸ء کو نمازِ مغرب کی تیاری کے لیے مسجد میں گئے۔وضو مکمل کر کے کلمہ شہادت پڑھا اور دِل کی علالت کی وجہ سے اللہ کو پیارے ہو گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

مولانا کی نمازِ جنازہ ۸ افروری کو بعد نمازِ ظہر الشیخ فاروق احمد قصوری مدیر مدرسہ المعہد العلمی الاسلامی کراچی نے بڑی رقت سے پڑھائی۔ہر آنکھ اشکبار تھی۔سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں حضرت کو سپردِ خاک کیا گیا۔حضرت کے نمازِ جنازہ میں سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔

آپ نمازِ پنجگانہ' تہجد' اشراق کے پابند تھے۔پسماندگان میں ایک بیوہ' سات بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ایک بیٹا منڈی عثمان والا قصور میں خطیب ہے' دوسرا بیٹا ٹنڈو آدم گاؤں میں ہی مولانا کی مسند کا وارث بنا۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور علیین میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔